رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع

دین کی نصرت کے لئے اک آسمان پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی ❖ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۷۲ | مورخہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۶ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست

مدینۃ المسیح

خاندان نبوت اور حضرت خلیفۃ اول کے خاندان میں خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ جناب ناظر صاحب اعلیٰ مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے نظارت کے محکموں کی مزید نگرانی خصوصاً محکمہ تجارت کی نگرانی کیلئے ناظر اعلیٰ کے علاوہ ایک نیا عہدہ ناظر اول کا تجویز فرمایا ہے۔ اور اسپر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مقرر فرمایا ہے۔ صیغہ تالیف و اشاعت کی اطلاع ہے کہ انگریزی تحفہ ویلز چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ اور احمدی احباب اس شرط پر خرید سکتے ہیں کہ انہیں سے ہر ایک کم از کم دو نسخے غیر احمدی اصحاب میں فروخت کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایک شام کو تشریف لے آئے...

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

(گذشتہ سے پیوستہ)

اہل موراکو کو تبلیغ کوماسی میں چند اہل سوڈان و موراکو سے ملاقات ہوئی۔ ان میں سے بعض احادیث و قرآن سے واقف تھے۔ ان کو تبلیغ کی گئی۔ دابۃ الارض۔ کسوف و خسوف۔ یاجوج ماجوج دجال کی حقیقت سمجھائی گئی۔ وفات مسیح کے دلائل سنا کر مسیح موعود کی آمد سے آگاہ کیا۔ یہ لوگ فرانس کے طرز حکومت کو پسند نہیں کرتے۔ مگر انگریزی حکومت کے مداح ہیں۔ عربی بولتے ہیں۔ زبان عربی میں کلام کرنیوالا آدمی خط استوا کے ادہر کے تمام علاقہ میں بآسانی تبلیغ کر سکتا ہے۔ اور ان بلاد کے مبلغ کے لئے عربی جاننا اشد ضروری ہے۔ انگریزی کے بغیر گذارہ ہو سکتا ہے۔ مگر عربی کے بغیر مسلمانوں میں تبلیغ ناممکن ہے۔

امیر کینیا نائجیریا کے امراء میں سے امیر کینیا روشن خیال آدمی ہے۔ اور وہ حج کے لئے امسال تشریف لے گئے تھے۔ لندن میں ان سے ہمارے مبلغین نے ملاقات کی۔ اور برادرم چوہدری فتح محمد صاحب نے اس کا ذکر الفضل میں کیا تھا۔ اب امیر موصوف حج سے واپس وطن تشریف لائے ہیں۔ خاکسار ان سے جہاز "زیام" پر بندرگاہ سیکنڈی میں ملا۔ ان کے ہمراہ ایک برطانوی افسر مسٹر... نام تھے۔ جو ریاستہائے شمالی نائجیریا میں سے ایک کے ریزیڈنٹ ہیں۔ یہ صاحب میرے ترجمان ہوئے۔

اور جناب امیر موصوف سے آدھ گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک ریزیڈنٹ صاحب کے کمرہ میں صحبت رہی مختلف معاملات پر گفتگو ہوئی۔ مولوی مبارک علی کا نام سنتے ہی ان کے ساتھی نے کہا۔

"در امام مسجد احمدیہ لنڈن"

میں نے امیر صاحب کی خدمت میں قرآن کریم ٹیچنگ آف اسلام اور رسالہ احمد المسیح الموعود پیش کیا جو انھوں نے شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔ اور مجھ کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تک ریزیڈنٹ صاحب سے گفتگو رہی۔ اور اسلام کی خوبیوں پر کلام رہا۔

افریقن عورتیں یہاں عورتیں بچوں کو کمر پر باندھتی ہیں۔ لڑکی باپ کی وارث سمجھی جاتی ہے۔ سر پر رومال پچھلے حصہ پر کپڑا مگر جسم کا درمیانہ حصہ سینہ سے گردن تک برہنہ رکھتی ہیں۔ سر کے بال ہر جگہ مختلف طریق سے بنائے جاتے ہیں کسی جگہ سر پر دو سینگ اور کہیں صرف ایک سینگ ہوتا ہے۔ یہ سینگ خوبصورتی کے ساتھ سخت گھونگھریالے بالوں کو گوندھ کر بنائے جاتے ہیں۔ بعض عورتیں سر پر مصنوعی بالوں کی اونچی ٹوپی رکھ کر ایسے باندھتی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سر پر چھوٹی سی گھگریا رکھ کر پنہاری پانی بھرنے جاتی ہے اشانٹی کا فیشن دوسری جگہوں سے نرالا ہے یہاں بالوں کو کاٹ کر انہیں گول ٹوپی کی طرح بنا دیا جاتا ہے۔ اور مرد و عورتیں دونوں سر بھی منڈواتے ہیں۔ افریقہ کی عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ کام کرتی ہیں۔ اور اکثر آپ سڑک چلتے ہوئے ایک عجیب صورت ملاحظہ کرینگے۔ یہ افریقن عورت مارکیٹ کو جا رہی ہے۔ پچھلے حصہ پر کپڑا ہے۔ اور اوپر بالکل برہنہ۔ منہ میں پائپ سر پر تام درجن یا ناریلی کا مٹکا ہے یا کیلے۔ ککڑی۔ انڈے۔ خربوزہ۔ شریفہ بھنڈی توری۔ ٹماٹو۔ پیاز سے بھری ہوئی ٹوکری ہے۔ پائپ روشن اور کالے منہ سے کالا دھواں نکل رہا ہے بعض دفعہ ایسی عورت کی پشت پر بچہ بھی بندھا ہوتا ہے۔ مجھے اسلامی پردہ کی اس سے قبل اتنی سمجھ نہ تھی۔ جتنی اب حاصل ہوئی ہے قرآن پاک کے بعض احکام کی جو تفسیر افریقہ نے سکھائی ہے۔ قبل ازیں میرے وہم میں بھی نہ تھی۔

ہائے یہ اسلام نہیں میں کوماسی سے ریل میں سکنڈی اور وہاں سے موٹر میں سالٹ پانڈ آیا۔ اور چھوٹی و بڑی باتیں جو میری توجہ کی جاذب ہوئیں۔ ان پر غور کرتا رہا۔ لالہ یوچند کے مکان پر بندر و بلی کو ہر روز کھیلتا دیکھ کر قردۃ خاسئین و گربہ مسکین کی تفسیر کرتا رہا۔ اور مغضوب و ضال گروہوں کے اسلام کے خلاف جمع ہونے کا نظارہ قلب کو دعا کی طرف مائل کرنے لگا۔ سیرین مسیحیوں کا اسلام سے سخت تعصب مسلمانان سیریا کے گندے توہمات اور باطل اعتقادات شامی مسیحی مرد و عورتوں سے سنکر تحیر۔ اسلامی جنت کے قصص۔ تلوار سے اشاعت اسلام۔ اسلام بدویوں کا مذہب مسلمان شرابی۔ بدکار۔ زانی۔ حلالہ کا رواج۔ ۹۹ جورو کا وعظ وغیرہ الزامات سنکر تعجب اور مسیحیوں کا ایسے متعلق یہ قول کہ تم کوئی اور اسلام پیش کرتے ہو یہ ہمارے عرب لوگوں کا اسلام نہیں۔ قابل ذکر باتیں تھیں۔ عربوں کی یہ حالت۔ افریقن غریب کی حالت کہ برائے نام اسلامی سنکر مالنے جادو کرنا۔ تعویذ رکھنا۔ گندہ لباس پہننا۔ انگریزی انگریزوں سے نفرت کرنا سکھایا ہے۔ جب ان معلموں کی عورتیں و لڑکیاں سینہ ننگا کئے پھرتی ہیں۔ اور شراب جوا و زنا ان وحشی مبلغان اسلام کی عادات میں داخل ہو گئی ہو تو غریب افریقن نو مسلم کا کیا قصور ہے۔ ہائے یہ حالات رنجیدہ ہیں۔ یہ امور سینے کو مجروح اور دل کو پاش پاش کرتے ہیں۔ ان مسلمانوں کے متعلق مسیحی مشنری "افریقہ مسلمان ہو رہا ہے" کہتا ہے۔ مگر آہ ایسے مبلغ ہیں نہ مبشران اسلام۔ ہر جگہ گند ہے۔ الحاد ہے۔ غلط مسئلے ہیں۔ اور جسے اسلام کہا جاتا ہے۔

ہائے یہ اسلام نہیں!

اخبار احمدیہ

تصویر بھیجدی بندہ نے حضرت قبلہ مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کی تصویر امریکہ میں بخدمت حضرت مفتی صاحب بذریعہ رجسٹری روانہ کر دی ہے اب کوئی صاحب تصویر نہ روانہ فرمادیں۔ محمد شفیع احمدی قریشی سب اوورسیر از عیسیٰ خیل ✣

درخواست دعا بندہ کی بیوی از حد بیمار ہے۔ تمام احمدی بھائی دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ صحت دے۔ خاکسار محمد یوسف احمدی۔ ۲۴ کنگی مشکاف اسٹریٹ کلکتہ (۲) ۳ مارچ کی رات کو مقام پھیرو چیچی ضلع گورداسپور میں ڈاکہ پڑا۔ جس میں میاں سلطان علی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ پھیرو چیچی کو سخت چوٹ لگی۔ اور ڈاکو ان کا گھوڑا جو یکصد روپیہ سے زائد قیمت کا تھا لے گئے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انکو شفا بخشے۔ اور ان کا گھوڑا بھی مل جائے۔ حسن محمد کارکن مدرسہ احمدیہ پھیرو چیچی۔ (۳) اہلیہ جناب قدیر احمد خان صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ خاکسار محمد شفیع لدھیری (۴) میں مدت سے بیمار ہوں۔ دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں دعائے صحت کے لئے عرض ہے۔ احمد علی ولد کریم بخش۔ ننکانہ صاحب (۵) میں عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ بخار اور کھانسی بیمار ہوں احباب خدا تعالیٰ سے بندہ کی صحت کیلئے دعا فرمادیں۔ خاکسار محمد اسحق۔ محلہ خوجیاں۔ گجرات (۶) خاکسار اور خاکسار کے بھائی کا سالانہ امتحان ۱۴ مارچ ۱۹۲۳ء سے ہے۔ تمام احمدی احباب سے ملتجی ہوں۔ کہ خاکسار اور خاکسار کے بھائی کی کامیابی کیلئے دعا فرمادیں۔ اور غریب فنڈ کیلئے ایک روپیہ ارسال ہے۔ محمد اعظم حیدرآباد دکن۔ (۷) خاکسار انٹرنس کے امتحان میں شامل ہوا ہے جمیع احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ خاکسار کیلئے اور دیگر ان تمام احمدی طلباء کیلئے جو امتحانوں میں شامل ہونے والے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار احمد حسن۔ بٹالہ۔ (۸) حافظ محمد احسان سٹوڈنٹ ڈسٹرکٹ کلاس لاہور سکنڈ ایر کلاس ... کا امتحان دے رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے درد دل سے احباب دعا فرمادیں۔ محمد شفیع ڈیپوٹری اسسٹنٹ سرجن - پھالیہ - گجرات ✣

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۱۶ مارچ ۱۹۲۲ء

ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا ایڈریس

۲۷ فروری ۱۹۲۲ء کو بوساطت گورنمنٹ پنجاب حسب ذیل ایڈریس قائم مقامان جماعت احمدیہ کی طرف سے ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کی خدمت میں پیش ہوا:-

جناب شہزادہ ویلز!

ہم نمائندگان جماعتِ احمدیہ جناب کی خدمت میں جناب کے ورود ہندوستان پر تہ دل سے خوش آمدید کہتے ہیں اور گو ہم وہ الفاظ نہیں پاتے جنہیں جناب کے خاندان سے اپنی دلی وابستگی کا اظہار کماحقہٗ کر سکیں۔ لیکن مختصر لفظوں میں ہم جناب کو یہ یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر ہمارے ملکِ معظم کو ہماری خدمات کی ضرورت ہو۔ تو بلا کسی عوض اور بدلہ کے خیال کے ہم لوگ اپنا مال اور اپنی جانیں ان کے احکام کی بجاآوری کے لئے دینے کے لئے تیار ہیں۔

حضور عالی! چونکہ ہماری جماعت نئی ہے۔ اور تعداد میں بھی دوسری جماعتوں کے مقابلہ میں کم ہے اسلئے ممکن ہے۔ کہ جناب کو پوری طرح ہماری جماعت کا علم نہ ہو۔ اسلئے ہم مختصراً اپنے متعلق جناب کو کچھ علم دیدینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ انشاءاللہ کے فضل سے اس وسیع ملک کی حکومت کی باگ آپ کے ہاتھ میں آنے والی ہے۔ اور بادشاہ کی حکومت کے استحکام میں جو امر بہت ہی ممد ہوتے ہیں۔ ان میں اپنی رعایا کے مختلف طبقوں کا علم بھی ہے۔

حضور عالی! ہم ایک مذہبی جماعت ہیں۔ اور ہمیں دوسری جماعتوں سے امتیاز اپنے مذہبی عقائد کی وجہ سے ہے۔ ہم لوگ مسلمان ہیں۔ اور ہمیں اس نام پر فخر ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہم میں اور دوسرے مسلمانوں میں ایک عظیم الشان خندق حائل ہے کیونکہ ہم ان لوگوں کی طرح جو آج سے انیس سو سال پہلے خدا کے ایک برگزیدہ کی آواز پر لبیک کہنے والے تھے۔ اسوقت کے مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور کے ماننے والے ہیں۔ جنھیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے۔ اور ہمارے دوسرے بھائی ان لوگوں کی طرح جنھوں نے حضرت مسیحؑ کا انکار کر دیا تھا۔ اس کے منکر ہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ آنے والا مسیح مسیح کے رنگ میں آنیوالا تھا۔ نہ کہ خود مسیح نے آنا تھا۔ ہمارے سلسلہ کی بنیاد اکتیس سال سے پڑی ہے۔ اور باوجود سخت سے سخت مظالم کے جو ہمیں برداشت کرنے پڑے ہیں۔ اسوقت ہندوستان کے ہی ہر ایک صوبہ میں ہماری جماعت نہیں ہے۔ بلکہ سیلون۔ افغانستان ایران۔ عراق عرب۔ روس۔ ماریشس۔ نیٹال۔ ایسٹ افریقہ۔ مصر۔ سیرالیون۔ گولڈ کوسٹ نائجیریا۔ یونائیٹڈ سٹیس اور خود انگلستان میں ہماری جماعت موجود ہے۔ اور ہمارا اندازہ ہے کہ دنیا میں نصف ملین کے قریب لوگ اس جماعت میں شامل ہیں۔ اور یہی نہیں کہ صرف مختلف ممالک کے ہندوستانی ساکنین ہی اس جماعت میں شامل ہیں۔ بلکہ خود ان ممالک کے رہنے والے اس جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ لنڈن کے علاقہ پٹنی میں ہمارا مشن قائم ہے۔ اور ایک مسجد بھی ہے۔ اور انگلستان کے قریباً دو سو آدمی اس سلسلہ میں شامل ہو چکے ہیں اور اسی طرح یونائیٹڈ سٹیس کے لوگوں میں بھی یہ سلسلہ پھیل رہا ہے۔ اور ہم لوگ یقین رکھتے ہیں کہ ایک وقت یہ سلسلہ سب جہان میں پھیل جائیگا۔

حضور عالی! ان مختصر حالات کے بتانے کے بعد ہم جناب کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ہماری وفاداری جناب کے والد مکرم سے کسی دنیاوی اصل پر نہیں ہے اور نہ کوئی دنیاوی طمع اس کا موجب ہے۔ جو خدمات گورنمنٹ کی بحیثیت جماعت ہم کرتے ہیں۔ اس کے بدلہ میں کبھی کسی بدلہ کے طالب نہیں ہوئے۔ ہماری وفاداری کا موجب ایک اسلامی حکم ہے۔ جس کے متعلق بانیٔ سلسلہ نے ہمیں سخت تاکید کی ہے کہ کبھی اسے نظرانداز نہ ہونے دیں۔ اور وہ یہ حکم ہے کہ جو حکومت ہمیں مذہبی آزادی دے۔ اس کی ہمیں ہر حالت میں فرمانبرداری کرنی چاہیئے اور اگر کوئی حکومت ہمارے مذہبی فرائض میں دست اندازی کرے۔ تو بجائے اس کے ملک میں فساد ڈلوانے کے اس کے ملک سے ہمیں نکل جانا چاہیئے۔ ہمارے تجربہ نے ہمیں بتا دیا ہے۔ کہ تخت برطانیہ کے زیر سایہ ہمیں ہر قسم کی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ حتےٰ کہ اکثر اسلامی کہلانے والے ملکوں میں ہم اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ مگر تاج برطانیہ کے زیر سایہ ہم خود اس مذہب کے خلاف جو ہمارے ملک معظم کا ہے۔ تبلیغ کرتے ہیں۔ اور ان کی اپنی قوم کے لوگوں میں ان کے اپنے ملک میں جاکر اسلام کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور کوئی ہمیں کچھ نہیں کہتا۔ اور ہم یقین کرتے ہیں کہ اس سلسلہ کی اسقدر جلد اشاعت میں حکومت برطانیہ کے غیر جانبدار رویہ کا بھی بہت کچھ دخل ہے۔ سو حضور عالی! ہماری فرمانبرداری مذہبی امور پر ہے اسلئے گو ہم حکومتِ وقت کی پالیسی سے کس قدر ہی اختلاف کریں۔ کبھی اس کے خلاف کھڑے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس صورت میں ہم خود اپنے عقیدہ کے رُو سے مجرم ہونگے۔ اور ہمارا ایمان خود ہم پر حجت قائم کریگا۔ حضور ملک معظم کی فرمانبرداری ہمارے لئے ایک مذہبی فرض ہے۔ جسمیں سیاسی حقوق کے ملنے یا نہ ملنے کا کچھ دخل نہیں۔ جب تک ہمیں مذہبی آزادی حاصل ہے۔ ہم اپنی ہر ایک چیز تاج برطانیہ پر نثار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور لوگوں کی دشمنی اور عداوت ہمیں اس سے باز نہیں رکھ سکتی ہم نے بارہا سخت سے سخت سوشل بائیکاٹ کی تکالیف برداشت کر کے اس امر کو ثابت کر دیا ہے۔

اور اگر ہزار بار دفعہ پھر ایسا ہی موقعہ پیش آئے۔ تو پھر ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہم اللہ تعالےٰ سے اُمید رکھتے ہیں۔ کہ وہ بوقت ضرورت ہمیں اس دعویٰ کے ثابت کرنے کی اس سے بھی زیادہ توفیق دیگا جیسا کہ پہلے اپنے فضل سے دیتا رہا ہے۔ ہم اس امر کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ کہ اختلاف سیاسی کی بناء پر ملک کے امن کو برباد کیا جائے۔ ہمارا مذہب تو ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ اگر مذہبی ظلم بھی ہو۔ تب بھی اس ملک کا امن برباد نہ کرو۔ بلکہ اُسے چھوڑ کر کسی دوسرے ملک میں چلے جاؤ۔ لوگ ہمارے اِن خیالات پر ہمیں قوم اور ملک کا بدخواہ کہتے ہیں۔ اور بعض گورنمنٹ کا خوشامدی سمجھتے ہیں۔ اور بعض بیوقوف یا موقعہ کا متلاشی قرار دیتے ہیں۔ مگر اے شہزادہ مکرم ہم لوگوں کی باتوں سے خدا کو نہیں چھوڑ سکتے۔ دُنیا ہمیں کچھ کہے جبکہ ہمارے خدا نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے۔ کہ ہم امن کو برباد نہ ہونے دیں۔ اور صلح کو دنیا پر قائم کریں۔ اور تمام بنی نوع انسان میں محبت پیدا کر کے انھیں باہم ملا دیں۔ تو ہم صلح اور محبت کا راستہ نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم بہر حال اپنے بادشاہ کے وفادار رہینگے۔ اور اس کے احکام کی ہر طرح فرمانبرداری کرینگے۔

حضورِ عالی! آپ نے اسقدر دور دراز کا سفر اختیار کر کے جن لوگوں کے حالات سے آگاہی حاصل کرنی چاہی ہے۔ جن پر کسی آیندہ زمانہ میں حکومت کرنا آپ کے لئے مقدر ہے۔ اس قربانی اور ایثار کو ہم لوگ شکر و امتنان کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور کوئی شخص جو ذرہ بھر بھی حق اور اس کی محبت اپنے دل میں رکھتا ہے۔ آپ کے اس سفر کو کسی اور نگہ سے نہیں دیکھ سکتا۔ پس ہم لوگ آپ کی اس ہمدردی اور ہمارے حالات سے دلچسپی رکھنے پر آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتے ہیں۔ کہ جس طرح آپ نے اپنے باپ کی رعایا کی طرف محبت کی نظر ڈالی ہے۔ وہ بھی آپ پر اپنی محبت کی نگہ ڈالے۔

حضورِ عالی! ہماری جماعت نے جناب کے وُرودِ ہندوستان کی خوشی میں جناب کے لئے ایک علمی تحفہ تیار کیا ہے یعنے اس سلسلہ کی تعلیم اور اس کے قیام کی غرض اور دوسرے سلسلوں سے اس کا امتیاز اور بانیٔ سلسلہ کے مختصر حالات اس رسالہ میں لکھے ہیں۔ اور اسمیں جناب ہی کو مخاطب کیا گیا ہے۔ سلسلہ کے موجودہ امام نے اسے لکھا ہے۔ اور بتیس ہزار آدمیوں نے اس کی چھپوائی میں حصہ لیا ہے تاکہ اِن کے خلوص کے اظہار کی یہ علامت ہو۔ اور ابھی وقت کی قلت مانع رہی ہے ورنہ اس سے بہت زیادہ لوگ اسمیں حصہ لیتے۔

حضور شہزادہ والا تبار! ہم یہ تحفہ بوساطت گورنمنٹ پنجاب حضور میں پیش کرتے ہیں۔ اور ادب و احترام کے ساتھ ملتجی ہیں۔ کہ کچھ وقت اس کے ملاحظہ کے لئے وقف فرمایا جائے۔

آخر میں پھر ہم جناب کو تہ دل سے ورودِ ہندوستان اور پھر ورودِ پنجاب پر جو مرکز سلسلہ احمدیہ ہے۔ خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور آپ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنے والد مکرم سے ہماری طرف سے عرض کر دیں۔ کہ ہماری جماعت باوجود اپنی کمزوری ناطاقتی اور قلت تعداد کے ہر وقت جناب کے لئے اپنا مال و جان قربان کرنے کے لئے تیار ہے اور ہر حالت میں آپ اس جماعت کی وفاداری پر اعتماد کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے اور آپ کے قدم کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلائے اور ہر ایک آفت زمانہ سے آپ کو محفوظ رکھے بلکہ اپنی مدد اور نصرت کا دامن آپ کے سر پر پھیلائے۔

قائم مقامان جماعت احمدیہ

(۱) سردار امام بخش خان تمندار کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان
(۲) خان محمد علی خان جاگیردار مالیر کوٹلہ
(۳) خان بہادر راجہ پائندہ خان جنجوعہ آف دارا پور۔ جہلم
(۴) میرزا بشیر احمد ایم اے خلف الرشید بانی سلسلہ احمدیہ
(۵) میرزا شریف احمد آنریری سیکرٹری خلف الرشید بانی سلسلہ احمدیہ
(۶) غلام محمد خان آنریری کپتان۔ ضلع جہلم
(۷) غلام محمد خان آنریری لفٹننٹ " "
(۸) خان بہادر محمد حسین بی اے ریٹائرڈ سیشن جج۔ علی گڈھ۔
(۹) خان بہادر عبد الحق آنریری مجسٹریٹ۔ بیلی بھیت
(۱۰) خان صاحب نعمت اللہ خان آنریری مجسٹریٹ۔ جالندھر
(۱۱) ملک مولا بخش آنریری مجسٹریٹ۔ گورالی۔ گجرات
(۱۲) سیٹھ عبد اللہ الہ دین سوداگر۔ سکندر آباد
(۱۳) چودھری نصر اللہ خان پلیڈر۔ ہائیکورٹ سیالکوٹ
(۱۴) چودھری ظفر اللہ خان بی اے۔ ایل ایل۔ بی بیرسٹر ایٹ لاہور
(۱۵) خانصاحب چودھری فتح محمد خان ذیلدار و آنریری مجسٹریٹ گجرات
(۱۶) فتح محمد خان صوبیدار میجر پنشنر۔ ضلع جہلم
(۱۷) پیر اکبر علی۔ ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب۔
(۱۸) مرزا ناصر علی۔ پلیڈر ہائیکورٹ۔ فیروزپور
(۱۹) قاضی محمد شفیق ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر۔ پشاور
(۲۰) میاں محمد صدیق۔ سوداگر کلکتہ۔
(۲۱) میاں محمد عیسیٰ بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کلکتہ۔
(۲۲) مولوی سید محمد سرور شاہ پرنسپل احمدیہ دینی کالج قادیان
(۲۳) میاں محمد ابراہیم سوداگر چرم۔ لاہور
(۲۴) سید بشارت احمد سکریٹری انجمن احمدیہ۔ حیدر آباد دکن
(۲۵) مولوی عبد الماجد پروفیسر جوبلی کالج۔ بھاگل پور
(۲۶) حافظ نور محمد سوداگر۔ ناگپور۔
(۲۷) محمد امیر خان ڈبرو گڈھ۔ آسام۔
(۲۸) ای عبد القادر کچی۔ سوداگر۔ رنگون برہما۔
(۲۹) حافظ محمد اسحٰق۔ انجینئر بمبئی۔
(۳۰) پروفیسر محمد ایم اے۔ مدراس۔
(۳۱) خان غلام اکبر خان جج ہائیکورٹ۔ حیدر آباد دکن
(۳۲) جنرل اوصاف علی خان۔ سی آئی۔ ای۔ نابھہ سٹیٹ
(۳۳) میاں الٰہی بخش رسالدار میجر امرتسر۔
(۳۴) مولوی رحیم بخش ایم اے پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح
(۳۵) چودھری فتح محمد سیال ایم اے ناظر تالیف و اشاعت قادیان
(۳۶) مولوی شیر علی بی اے۔ ناظر اعلیٰ۔ قادیان
(۳۷) سید زین العابدین ولی اللہ شاہ سابق وائس پرنسپل سلطانیہ کالج شام
(۳۸) مولوی محمد دین بی اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان
(۳۹) مولوی ذو الفقار علیخان صاحب آف رامپور۔ ناظر امور عامہ
(۴۰) خلیفہ رشید الدین۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

پرنس آف ویلز کے استقبال میں حضرت خلیفۃ المسیح کی شمولیت

اخبار پرکاش ہزرائل پرنس آف ویلز کے استقبال کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لاہور تشریف لیجانے کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے :-

"جو رُوحانیت کے شہنشاہ ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کے پاس نہیں جایا کرتے۔ وہ اپنے حال میں مست رہتے ہیں۔ اگر کوئی ان سے اپدیش لینا چاہے تو آکر لے جائے۔ اگر وہ کسی کے پاس جانے کی ضرورت سمجھیں۔ تو اسپر فخر کرکے اپنے تئیں ادنیٰ درجہ کا ثابت نہیں کرتے۔" (۱۲ مارچ ۲۲ء)

پرکاش نے اپنے اس پہلے فقرہ کی کہ رُوحانیت کے شہنشاہ دوسروں کے پاس نہیں جایا کرتے۔ یہ کہکر خود ہی تردید کردی ہے۔ کہ اگر وہ جانے کی ضرورت سمجھیں تو جاتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے تشریف لے جانے کا ذکر کرکے آپ کو ادنیٰ درجہ کا ثابت کیا گیا ہے۔ یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ اور الفضل کے حسب ذیل الفاظ اس کا کافی ثبوت ہیں کہ :-

"گورنمنٹ ہوس کو جس موٹر پر سوار ہوکر شہنشاہ رُوحانیت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح تشریف لیجا رہے تھے۔ اسپر انگریزی میں لکھا تھا۔

His Holyness Khalifatul-
mesih of Qadian"

یہ الفاظ نقل کرنے کے باوجود نہ معلوم پرکاش کو یہ کہنے کی کیونکر جرأت ہوئی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو ادنیٰ درجہ پر ثابت کیا گیا ہے۔ روحانیت کا شہنشاہ ہونا تو اتنا بڑا درجہ ہے۔ کہ جس کے مقابلہ میں ساری دُنیا کی شہنشاہیت بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ روحانی شہنشاہ اپنے دنیاوی شہنشاہ کی تعظیم و تکریم نہیں کرتے بلکہ جو عزت اور وقعت ان کی نظر میں ہوتی ہے۔ وہ کسی اور کی نظر میں نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ وہ شرافت کے نہایت اعلیٰ مقام پر ہوتے ہیں۔ اور دوسروں کو شرافت سکھلاتے ہیں۔ ان سے بڑھکر شریفانہ برتاؤ اور اعلیٰ اخلاق کون دکھا سکتا ہے۔ پھر ایک شریف اور معزز آدمی دوسرے شریف اور باعزت آدمی کی جو عزت اور توقیر کرسکتا ہے اور کرتا ہے۔ وہ ایک اوباش اور ذلیل انسان سے قطعاً ممکن نہیں۔ شریف ہی شریفوں کی قدر جانتے۔ اور ان کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ جو کسی شریف اور معزز انسان سے شریفانہ برتاؤ نہیں کرتا۔ اور خاص کر اس حالت میں جبکہ اسپر میزبانی کے فرائض عاید ہوتے ہوں۔ تو اسے شریف نہیں کہا جاسکتا۔

حضور پرنس آف ویلز دنیا کی ایک عظیم الشان اور نہایت زبردست سلطنت کے چشم و چراغ ہیں۔ اور آپ خاندانی طور پر بھی نہایت ہی معزز اور مکرم ہیں۔ آپ کے ہندوستان میں بطور مہمان رونق افروز ہونے پر آپ کا استقبال کرنا اور عزت و توقیر سے پیش آنا ذلت نہیں بلکہ ایسی حرکات قابل شرم اور لائق ملامت ہیں۔ جو طریق مہمان نوازی کے خلاف ہیں۔ اور جن سے شرافت نہیں۔ بلکہ رذالت ظاہر ہوتی ہے ✤

پس رُوحانیت کے شہنشاہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنے نہایت معزز اور مکرم مہمان اور وارث تخت و تاج کے استقبال میں شمولیت اختیار فرما کے نہ صرف اپنی ذات کے متعلق اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ آپ شریفوں اور معزز انسانوں کی پُوری پُوری عزت و توقیر کرنیوالے ہیں۔ بلکہ ان لوگوں کیلئے بھی شرافت کا نمونہ پیش کیا ہے۔ جو اس سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اسپر اگر کوئی چین بجبین ہوتا ہے۔ تو سوائے اسکے کیا کہا جاسکتا ہے کہ اس کی فطرت مُردہ ہوگئی ہے۔ اور وہ جذبات شرافت سے بالکل عاری ہوگیا ہے ✤

اخبار اہلسنت کا بےجا افسوس

امرتسر کا اخبار اہلسنت ۱۱ مارچ سنہ ۲۲ء حضرت خلیفۃ المسیح کی استقبال میں شمولیت کے متعلق لکھتا ہے :-

"صد افسوس نبی کا نائب اور عیسائی کے دربار میں جاوے"

اگر اہلسنت کوئی ایسی آیت یا حدیث پیش کرتا جسمیں کسی عیسائی کے دربار میں جانے کی ممانعت ہوتی۔ تو ایک بات تھی۔ یوں خواہ مخواہ افسوس کے کیا معنے۔ لیکن اگر عیسائیوں کی حکومت میں رہنا اور ان کے احکام کی تعمیل کرنا اہلسنت کیلئے جائز ہے۔ تو اسی سلطنت کے ولیعہد کے دربار میں شامل ہونا کیوں قابل افسوس ہوسکتا ہے۔

پھر ہم پوچھتے ہیں۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نبی زادہ اور خود نبی ہوکر ایک کافر بادشاہ کے کارندے بن سکتے ہیں اور اس کے درباری اور مصاحبین میں سے کہلا سکتے ہیں تو ایک نبی کا نائب "عیسائی کے دربار میں" کیوں شامل نہیں ہوسکتا اور قرآن کریم کے ماننے والے اور مسلمان کہلانیوالے کے لئے اسپر اعتراض کرنے کا کونسا موقع ہے۔ بات اصل میں یہ ہے۔ کہ ہماری مخالفت کرتے ہوئے اس بات کی ذرا پروا نہیں کی جاتی۔ کہ جو کچھ کہا جارہا ہے۔ وہ اسلام کے کہاں تک موافق ہے۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ان لوگوں میں اسلام کا صرف نام ہی رہ گیا ہے ✤

شمس الاسلام پر رسالہ صُوفی کا ریویو

رسالہ صُوفی نے جناب مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ کے جاری کردہ انگریزی رسالہ "شمس الاسلام" پر جو ریویو کیا ہے۔ وہ دوسری جگہ درج کیا جاتا ہے۔ اس میں بعض باتیں نادرست ہیں۔ لیکن کسی مخالف سے یہ توقع رکھنا ہی درست نہیں کہ وہ سب کچھ صحیح لکھیگا۔ تاہم جو کچھ لکھا گیا ہے اس لحاظ سے دوسرے لوگوں کی توجہ اور غور کے قابل ہے کہ کیا وجہ ہے ساری دُنیا میں صرف یہی چھوٹی اور کمزور سی جماعت ہے۔ جو تبلیغ اسلام کی خدمت کررہی ہے۔ اور کیوں دوسروں کو اس کی توفیق حاصل نہیں ہے حالانکہ ان میں بادشاہ بھی ہیں۔ نواب بھی۔ رئیس و جاگیردار بھی ✤

خواجہ صاحب کے متعلق اس مضمون میں جو رائے ظاہر کی گئی ہے۔ وہ ہمارے غیر مبایع دوستوں کو نوٹ کرلینی چاہیئے ✤

خطبہ جمعہ

پنجاب میں تبلیغی دورے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

۳ مارچ ۱۹۲۲ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

بوجہ اس کے کہ لاہور میں مجھے کثرت سے بولنا پڑا اور رات کے ایک ایک دو دو بجے تک برابر باتیں ہوتی رہیں۔ گلے میں تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ میں زیادہ بیان نہیں کر سکتا۔ اور ممکن ہے کہ آواز بھی دور تک نہ جائے۔ مگر چند مختصر نصائح اپنی جماعت کے لوگوں کو کرتا ہوں۔

میں نے غور کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہماری جماعت تبلیغ کے رنگ میں بہت پیچھے ہے۔ چندے کے معاملہ میں ہم ترقی کرتے کرتے اس مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ کہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ہماری ہمت پر دلالت کرتے ہے مگر تبلیغ کے متعلق یہ بات نہیں۔ اس بارے میں ہمیں جو مقام حاصل ہے اسکو ابتدائی بھی نہیں کہا جاسکتا کیونکہ بہت ہی کم ہیں۔ جو توجہ کرتے ہیں۔ پھر بہت ہی کم ہیں جو اصول تبلیغ سے واقف ہیں۔ اور بہت کم ہیں۔ جو واقفیت بہم پہنچانے کے شائق ہیں۔ اور بہت ہی کم ہیں جو ان اصول کو استعمال کرتے ہیں۔ گویا وہ انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ ہم نے اپنے ذمہ جو کام لیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہماری کوشش حقیر ہے۔ اور اگر یہی حالت رہی تو لاکھوں سال ہماری ترقی کے لئے چاہئیں۔ اور اتنے عرصہ کے لئے جوش قائم نہیں رکھا جا سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے مسلمانوں میں جو جوش تھا وہ اپنی نظیر آپ ہی تھا۔ مگر اب دیکھ لو کہ ۱۳ سو سال کے بعد اس جوش کا نام ونشان بھی باقی نہیں۔ کیا اس زمانہ کے مسلمانوں کو دیکھکر کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ ۱۳ صد سال پہلے کے مسلمانوں میں کوئی جوش اور ولولہ تھا۔ احادیث اور تاریخ میں ان کے متعلق ہم جو کچھ پڑھتے ہیں۔ اگر موجودہ مسلمانوں کی حالت پر قیاس کیا جائے۔ تو مبالغہ معلوم ہوگا۔ یہی فرق ہوتا ہے نبی کے قریب اور بعد کے زمانہ کے لوگوں میں۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد جس قدر دیر گذرتی جائے۔ اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ہے پس جس رفتار سے ہم ترقی کر رہے ہیں اس کے لئے لاکھوں سال چاہئیں۔ مگر یہ دنیا میں سب سے پہلا تجربہ ہوگا۔ کہ ہمارا جوش اس وقت تک قائم رہ سکے دنیا میں سب سے بڑا جو نبی آیا اس کا پیدا کیا ہوا جوش بھی ایک ہزار سال سے آگے نہ بڑھا۔ اس لئے اگر ہم کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے لئے یہی زمانہ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے علماء ابھی تک ادھر پورے متوجہ نہیں۔ میں نے پچھلے سال قادیان کا علاقہ تقسیم کیا تھا۔ مگر اس میں کوئی کام نہیں ہوا۔ حالانکہ یہ وقت ہے کہ اگر ہم لوگوں کو جذب کرنا چاہیں۔ تو بہت جلد جذب کر لینگے۔

ورنہ پھر کروڑوں روپیہ سے بھی ہم یہ بات حاصل نہیں کر سکینگے۔ میں نے اس سال پھر تجویز کی ہے۔ کہ کام کو دیکھا جائے۔ اس کے ماتحت تبلیغ کے لئے تین حلقہ بنائے گئے ہیں۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور کا ایک حلقہ شاہپور۔ گجرات جہلم ایک حلقہ اس وقت ہمارے پاس دو مبلغ فارغ ہیں۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری پہلا حلقہ مولوی راجیکی صاحب کے اور دوسرا مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری کے اور ضلع گورداسپور حافظ روشن علی صاحب کے سپرد کیا جائے۔ حافظ صاحب کو گو فارغ نہیں کیا جا سکتا۔ مگر ان کے ساتھ مبلغین کلاس کے طالب علم ہیں۔ اس لئے میری عقل کہتی ہے۔ کہ جس قدر ان کے پاس وقت ہے۔ ایک سال میں ہی اس ضلع میں کام کر سکتے ہیں۔ ان علاقوں کی تقسیم سے یہ غرض ہے کہ آہستہ آہستہ تمام ملک کو اسی طرح تبلیغ کے لئے تقسیم کر دیا جائے جس طرح گورنمنٹ ضلع اور کمشنریاں بناتی ہے۔ اور ان میں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر مقرر کرتی ہے۔ جو اپنے علاقہ کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ مبلغ اپنے اپنے ضلع کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور ان کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اس مدت میں ان ضلعوں کا نقشہ بدل دیں مگر یاد رکھو جو مبلغ رپورٹیں لکھنے اور واہ واہ کے لئے کام کرتا ہے۔ وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا۔ وہی مبلغ کامیاب ہوگا۔ جو اپنے اختیارات کو خدا کی طرف سے آئے ہوئے اختیار سمجھکر کام کریگا۔ اور اپنے دل و دماغ پر فیضان الٰہی دیکھیگا۔ جو شخص دوسروں کے ہاتھوں کی طرف دیکھتا ہے۔ وہ اللہ کا بندہ نہیں۔ لوگوں کا بندہ ہوتا ہے۔ اس خوف سے کوئی کام نہ کیا جائے کہ اگر نہ کیا تو خلیفہ صاحب ناراض ہوں گے۔ بلکہ اگر کوئی کام چھوڑا جائے یا کیا جائے تو خدا تعالیٰ کے خوف اور خدا کی رضا کیلئے ہو یہ درمیانی واسطے خلفاء وغیرہ تو حسن انتظام کے لئے ہوتے ہیں پس میں تینوں حلقوں کے افسروں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے کام کے لئے چونکہ خدا کے حضور جواب دہ ہونگے اس لئے ایسے رنگ میں کام کریں۔ کہ خدا خوش ہو جائے۔

اب ضرورت ہے کہ تبلیغ کے لئے ایک جنون کی سی حالت پیدا ہو جائے۔ ایسی حالت جس کی وجہ سے نبیوں کے مخالف ان کو مجنون کہہ دیا کرتے ہیں۔ بعض لوگوں کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ جب وہ باہر جائیں تو کئی ایک ہوں اور ایک گروہ کی شکل میں جائیں مگر یہ کمزوری ہے۔ مبلغ کی حیثیت سفیر کی حیثیت نہیں ہوتی۔ سفیر کے لئے بہت سے آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مبلغ اکیلا ہی کافی ہوتا ہے۔ ایک وقت میں حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مدد طلب کی۔ حضرت عمرؓ نے ایک آدمی بھیجدیا اور لکھدیا کہ یہ ایک ہزار کے برابر ہے۔ اس وقت لوگوں نے اسکو ہنسی نہیں سمجھا تھا۔ بلکہ اللہ اکبر کے نعرے لگائے تھے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ مبلغ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جو احمدیوں ہی کے علاقے میں جاتے ہیں۔ بلکہ ان کو چاہئے کہ ان علاقوں میں جائیں۔ جہاں احمدی نہیں ہیں۔ مبلغ کی کامیابی یہ نہیں کہ وہ احمدیوں کے پاس گیا اور تبلیغ کر کے آگیا۔ بلکہ یہ ہے کہ وہ سو میں سے نوے غیر احمدیوں کے گاؤں میں جائے۔ اور دس احمدیوں کے دیہات میں پھرے۔ اور اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ نئے نئے مبلغ پیدا ہوں۔ اور وہ ایک انتظام کے ماتحت ہوں یہ نہیں کہ جو جس کے جی میں آئے وہ کرے۔ بڑا نقص یہ ہے کہ ہمارے لوگ دوسروں سے کام لینا نہیں جانتے۔ اور بجائے

دوسرے کو سکھانے کے وہ کام خود کرنے لگ جاتے ہیں۔ نبی کیوں دوسروں پر افضل ہوتا ہے۔ اسی لئے کہ وہ نئے مبلغ تیار کرتا ہے۔ جس طرح حضرت صاحب نے نئے انسان پیدا کئے۔ اسی طرح اگر ہم لوگ پیدا کرتے۔ تو چند سال میں ہماری جماعت کروڑوں تک پہنچ جاتی۔ بلکہ وہ وقت جلد آجاتا۔ کہ دنیا میں احمدی ہی احمدی ہوتے۔ پس مبلغوں کو چاہیئے کہ دوسروں کو سکھائیں۔ اور ان علاقوں کے آدمیوں سے کام لیں۔

یہ ظاہر ہے کہ ایک شخص ضلع کا دورہ نہیں کر سکتا اس کے لئے چند باتوں کی ضرورت ہے۔ اول تو یہ کہ وہاں کے لوگوں سے مناسب کام لیا جائے۔ اور ان میں سے اپنے کام اور اعتماد کے قابل آدمی انتخاب کئے جائیں اور ہر گاؤں میں دورہ اور لیکچر ہو (۲) اپنے اندر ایک جنون کی سی حالت پیدا ہو جائے (۳) ان علاقوں میں جائیں۔ جہاں پہلے احمدی نہیں۔ (۴) خدا پر توکل کریں اور دعائیں کریں۔

اگر اس طرح کام کیا جائے۔ تو ایک ہی سال میں دنیا کا نقشہ بدل سکتا ہے۔ میں نے خطبہ میں اس لئے اعلان کیا ہے۔ کہ جن کے سپرد یہ کام کیا ہے۔ وہ اپنے کام کی اہمیت کو سمجھ لیں۔ [illegible] اور نصیحت یہ ہے۔ کہ چونکہ جماعت کی مالی حالت کمزور ہے۔ اس لئے بعض اخراجات کو اپنے اوپر ڈالنا چاہیئے۔ اور قلیل سے قلیل جو ممکن ہو۔ وہ بیت المال سے لینا چاہیئے

اس کے بعد میں جماعت کی خوشی کے لئے بتاتا ہوں۔ کہ تحفہ کی قبولیت کا جواب آگیا ہے جس میں شہزادہ صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس کو پڑھیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ الٰہی ہم سے جو کچھ ہو سکتا تھا۔ وہ ہم نے کر دیا۔ اللہ تعالیٰ جہاں شہزادہ صاحب کو پڑھنے کی توفیق دے۔ ان کے دل کو بھی کھول دے۔ اور ان کو اپنی قوم کے لئے اسلام کا سفیر اور پیش خیمہ بنائے۔

شیخ محمد امین

ٹیری ٹوریل کمپنی میں دو مہینے

گذشتہ ماہ جنوری میں مرکز سلسلہ سے تیس آدمیوں کی جو پارٹی ٹیریٹوریل فورس ۲۵ پنجابیز چھاؤنی جالندھر میں بھرتی ہو کر گئی تھی۔ وہ اس سال کی ٹریننگ کی میعاد ختم ہونے پر ۴ مارچ ۱۹۲۲ء کو جالندھر سے واپس آگئی ہے۔ اور ۵ مارچ کو دوسری پارٹی جس میں قریباً چالیس جوان ہیں۔ روانہ ہو گئی ہے۔ جس کی ٹریننگ کا عرصہ پہلی پارٹی سے نصف ہو گا۔

موجودہ حالات میں ٹیریٹوریل سسٹم کا جاری ہونا ہمارے لئے خدا تعالےٰ کا ایک خاص فضل ہے۔ کیونکہ اس طرح ہم اپنے کاموں کو جاری رکھتے ہوئے گورنمنٹ عالیہ کی خدمت کرنے کیلئے تیار ہو سکتے ہیں۔ اور فوجی تربیت حاصل کر کے اپنی ذات اور اپنے سلسلہ کے لئے بھی مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ ہماری جماعت کے نوجوانوں کا فرض ہے۔ کہ اس میں داخل ہوں۔ اور ملٹری تربیت حاصل کر کے اپنے آپ کو دلیر۔ جفاکش اور جوانمرد بنائیں۔ احباب کی آگاہی اور واقفیت کے لئے میں مختصراً چند سطور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پہلی پارٹی جو واپس آگئی ہے۔ اس نے ٹریننگ کا زمانہ کس طرح گذارا۔

یہ خدا تعالےٰ کا بڑا فضل تھا کہ اعلیٰ افسر اچھے اخلاق والے اور عمدہ برتاؤ کرنے والے تھے۔ اور کام سکھلانے والے بھی دلی توجہ اور کوشش سے کام سکھاتے تھے۔ کمانڈنگ آفیسر جناب میجر ایس ڈبلیو فنز صاحب بہادر تھے۔ جنہیں اپنے جوانوں کا خاص خیال تھا۔ اور یہ انہی کی کوشش اور سعی کا نتیجہ تھا۔ کہ حضور پرنس آف ویلز کے دربار منعقدہ جالندھر میں ٹیری ٹوریل کے قریباً تمام جوانوں کو شمولیت کا زرین موقع حاصل ہوا۔ اور سلامی میں شامل ہونے والوں کو بہت اچھے موقع پر کھڑا کیا گیا۔ دوسرے افسر لفٹننٹ گرگری صاحب تھے۔ جو بڑے اخلاق اور محبت سے جوانوں کے ساتھ پیش آتے رہے۔ اور اس عرصہ میں ان کا چہرہ ہر وقت شگفتہ نظر آتا تھا۔ نو آموز جوانوں کی غلطی بڑی نرمی سے درست فرماتے۔ اور خوب اچھی طرح بات سمجھاتے رہے۔

جمعدار جناب عدالت خان صاحب اور انسٹرکٹر صاحبان نے بھی جوانوں کو کام سکھلانے میں پوری کوشش کی۔ اور جہاں تک ان سے ہو سکا۔ محبت اور نرمی سے کام سے آگاہ کرتے رہے۔ جن کے ہم مشکور ہیں۔

ہمیں باقاعدہ نماز پڑھنے کی پوری پوری سہولت حاصل تھی۔ اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا۔ اگر کوئی کام ہو رہا ہو۔ تو بڑی خوشی سے اس سے فارغ کر کے بھیجا جاتا تھا۔ جمعہ بھی باقاعدہ پڑھا جاتا تھا۔ جس میں صدر بازار کے دو اصحاب اور دو تین دفعہ شہر کے تین چار اصحاب بھی شامل ہوئے۔

ورزشی کھیلوں فٹ بال اور ہاکی کا پورا سامان تھا۔ اور حکماً کھلایا جاتا تھا۔ کئی ٹیموں سے ٹیریٹوریل ٹیم کے میچ بھی ہوئے۔ دو دفعہ ٹیری ٹوریل کی اپنی کھیلیں ہوئیں۔ جنہیں کامیابی حاصل کرنے والوں کو انعام تقسیم کئے گئے۔ دوسری دفعہ کی کھیلوں میں جو روانگی کے قریب ہوئیں۔ جناب بریگیڈ جنرل صاحب بہادر اور دوسرے آفیسر بھی شامل ہوئے۔ اور انعام جناب بریگیڈ جنرل صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے خود تقسیم فرمائے۔

ایک دفعہ بریگیڈ کا فوجی ناچ دیکھنے کا موقع ملا۔ اور ایک دفعہ بریگیڈ کی کھیلوں میں گئے۔ جہاں ٹریٹوریل کے بعض جوانوں کو بھی کھیلوں میں حصہ لینے کا موقع ملا۔

روانگی سے قبل جن جن جوانوں نے بندوق کا لائسنس حاصل کرنے کی درخواست کی۔ ان کو ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع کے نام کمانڈنگ آفیسر صاحب بہادر نے اپنی سفارشی چٹھی لکھ دی۔

روانگی کے دن بریگیڈ جنرل صاحب بہادر نے ٹیری ٹوریل کمپنی کا معائنہ فرمایا۔ اور ان کے تشریف لے جانے کے بعد تین شخصوں نے جن میں سے ایک میں بھی تھا۔ اپنے صاحب بہادروں۔ افسروں اور

انسٹرکٹروں کے عمدہ سلوک اور محبت آمیز برتاؤ کا شکریہ ادا کیا۔ جس پر جناب آفیسر کمانڈنگ صاحب بہادر نے خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا۔

ماہ فروری میں حوالدار میجر عبدالرحمٰن خان صاحب متوطن دولمیال ضلع جہلم جو بٹالین نمبر ۱۹ میں ملازم ہیں تمام احمدیوں کی دعوت کی۔ دعوت کے بعد ایک تبلیغی نظم پڑھی گئی۔ اور مختصر سا وعظ بھی کیا گیا۔ جس میں بتایا گیا کہ مسلمانوں کے تنزل اور ادبار کی وجہ اسلام سے بیگانگت اور آپس کی نااتفاقی ہے۔ جس کے دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ اگر مسلمان چاہتے ہیں کہ دنیا میں عزت و آبرو حاصل کریں۔ اور آخرت میں سرخرو ہوں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کریں۔

فروری کے آخری ایام میں ہماری طرف سے بھائی عبدالرحمٰن صاحب اور ان کے چند دوستوں کی دعوت کی گئی۔ اور وعظ بھی کیا گیا ۔

ایک دفعہ سکھ صاحبان نے دیوان منعقد کیا۔ جس میں اپنے راگی منگوائے۔ اس دیوان میں جناب جمعدار منشی سنگھ صاحب کی مہربانی سے ہمیں بھی شمولیت کا موقع ملا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم جو چولا صاحب کے متعلق ہے۔ پڑھ کر سنائی گئی۔ چھٹی کے دن بعض احباب مضافات کے گاؤں میں تبلیغ کے لئے جاتے رہے۔ حضرت صاحب کی کتب سنائی جاتی رہیں۔

غرض یہ ایام ہر طرح سے نہایت خوبی اور عمدگی سے گذرے۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اسی کے فضل اور رحم نے ہمارے لئے ایسے اسباب مہیا فرمائے۔

اب انشاء اللہ اگلے سال بھرتی ہو جائینگے۔ جو نئے اصحاب داخل ہونا چاہیں۔ وہ اپنے نام۔ پتہ۔ عمر۔ سکونت وغیرہ سے مکرمی رسالدار خداداد خان صاحب قادیان کو اطلاع دیں۔ جو جانے کے وقت سب اصحاب کو اطلاع کر دینگے۔ بھرتی کے متعلق حالات وغیرہ بھی انہی سے دریافت کئے جا سکتے ہیں۔

غلام نبی ایڈیٹر الفضل۔ قادیان

شمس الاسلام

قادیانی جماعت نے ہندوستان کے اندر کوئی سیاسی یا مذہبی حیثیت حاصل کی ہو یا نہ کی ہو۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ہندوستان سے باہر اس نے وہ کام کر کے دکھلا دیا۔ جو کسی ملک کے مسلمانوں نے اسوقت تک نہیں کیا تھا ۔

خواجہ کمال الدین کے کارنامے ان کا ایثار و خلوص ان کی تگ و دو۔ ان کے ثمرات مساعی آج روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ اللہ کے اس سچے بندے اور حقیقت کے اس راسخ العزم پرستار کے لئے کیا اجر مخصوص کر دیا گیا ہے۔ یقیناً اب ہم ان کی تبلیغ و اشاعت اسلام کو قادیانی تحریک میں شامل نہیں کر سکتے۔ اور نہ یہ قادیانی مسلک کے صحیح معنے میں مقلد کہلائے جا سکتے ہیں۔ تاہم ان کی تبلیغ کی ابتدا اسی وقت ہوئی تھی۔ جب وہ بندگان قادیان میں شمار ہوتے تھے۔ اور اس لئے اس کا اولین امتیاز بھی اسی جماعت کو حاصل ہے۔

احمدی جماعت کوشش کر رہی ہے کہ وہ دنیا کے تمام حصوں میں اپنے مسلک کی تبلیغ و اشاعت کا کام جاری کر دیں۔ چنانچہ چین۔ افریقہ۔ آسٹریلیا وغیرہ میں ان کی مشنری کام کر رہی ہے۔ اور امریکہ میں بھی ان کے مبلغ ڈاکٹر مفتی محمد صادق نہایت محنت سے اپنی خدمات کو انجام دے رہے ہیں۔ امریکہ میں ان کو قدم رکھے ہوئے دو ڈیڑھ سال ہے۔ لیکن اس قلیل زمانہ میں انھوں نے یہاں کافی مقبولیت حاصل کر لی ہے اور تقریباً سو آدمی وہاں کے مسلمان (قادیانی) ہو چکے ہیں۔ انھوں نے وہاں سے شمس الاسلام (ایک سہ ماہی رسالہ) بھی جاری کیا ہے۔ جس کی پہلی اشاعت جولائی ۱۹۲۱ء میں کی گئی۔ اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر محمد صادق نے امریکہ میں کن کن مصائب کو برداشت کیا۔ اور ابتدا ہی میں وہ کن مشکلات میں گھر گئے۔

لیکن چونکہ عزم مستقل تھا۔ اور ہمت استوار اس لئے مصیبتوں کا بادل چند دن میں ہٹ گیا۔ اور کامیابی کی شعاعیں نمودار ہونے لگیں ۔

تجربہ نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ یورپ و امریکہ اشاعت اسلام کے بہترین میدان ہیں۔ اور اگر کوئی شخص وہاں اسلام کی صحیح تعلیمات کو پیش کرے۔ اور مسیحی دنیا میں جو شبہات اسلام کے متعلق پائے جاتے ہیں۔ ان کو دور کر دے تو کامیابی بہت آسان ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہندوستان کی جماعت اسلام (جسے دنیا کی سب سے بڑی جماعت اسلام ہونے کا فخر حاصل ہے) اس سے بالکل غافل ہے۔ اور علماء کا گروہ اس طرف مطلقاً توجہ نہیں کرتا۔ اسوقت ہم اس کے اسباب پر غور کر کے ان کی تفصیل بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اس صورت میں ہمیں بہت سے تلخ تجربات اور ناخوشگوار واقعات سے بحث کرنی پڑے گی۔ تاہم احمدی جماعت کی اس قوت عمل کو ایک نمونہ کی صورت سے ضرور پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جو غالباً بہترین درس عمل ہے ۔

شمس الاسلام کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں خالص احمدی معتقدات کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ اور وہاں کی آبادی جو اسوقت تک اسلام کی تعلیمات ہی سے ناواقف تھی۔ اور جو فی الحال کسی طرح احمدی و غیر احمدی تعلیمات میں کوئی امتیاز پیدا نہیں کر سکتی۔ نہایت سرعت کے ساتھ قادیانی ہوتی جا رہی ہے۔ ہر چند یہ بھی بسا غنیمت ہے کہ ایک مسیحی قادیانی ہی ہو کر مسلمان ہو جائے۔ لیکن ضرورت تھی کہ ہمارے ہاں کی جمعیتہ علماء اس فرصت سے فائدہ اٹھاتی اور اسلام و مسیحیت کے درمیان اس بیچ کے درجہ کو بھی ہٹا دیتی۔ لیکن چونکہ اس کی کوئی امید نہیں۔ اسلئے کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس جماعت کی کامیابی سے خوش نہ ہوں کہ وہ بھی فی الجملہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہیں۔ (صوفی۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

درخواست دعا

عاجز کو مرض بواسیر کی تکلیف بہت بڑھ گئی ہے کہ شاید اپریشن کرانا پڑے علاوہ اس کے ایک ہفتہ سے درد سر اور آشوب چشم کی تکلیف بہت ہے۔ لکھنا پڑھنا سب بند ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ از امریکہ

خلیفۂ برحق پر پیغام کا افترا

آیئنہ صداقت کے صفحہ ۷۰ پر نامہ نگار پیغام کی نسبت جو کچھ حضرت خلیفۃ المسیح نے لکھا۔ اس کے ثبوت میں اسی ناہنجار کے اشتہار گنجینہ صداقت کے اقتباس سے میں ثبوت دے چکا ہوں۔ اب راجہ محمد منظور الٰہی صاحب خواہ مخواہ بیچ میں آدھمکے ہیں۔ اور یکم مارچ کے اخبار میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس رؤیا میں یہ ذکر ہے۔ کہ ایک شخص جماعت میں سے گھوڑے پر سے گر پڑا۔ اور الہام ہوا۔ استقامت میں فرق آگیا۔ اس کا مصداق حضرت مولانا نور الدین کو خود (حضرت) میاں محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح) نے سب سے پہلے بتایا۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:۔

"سب سے پہلا شخص جس نے اس رؤیا کو حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب مرحوم پر بذریعہ اعلان عام چسپاں کیا۔ وہ ظہیر الدین یا کوئی اور شخص نہ تھا۔ بلکہ خود مصنف آئینہ صداقت تھا۔ حضرت مسیح موعود نے اس کا مصداق بتلانے سے انکار فرما دیا۔ مگر جناب میاں صاحب نے اسے ایک معین شخص پر چسپاں کر دیا۔ اور رسالہ تشحیذ اکتوبر ۱۹۱۰ء میں ایک عام اعلان بعنوان نشان آسمانی شائع کر کے بڑے زور سے لکھا"

میں ہر منصف مزاج سے درخواست کرتا ہوں کہ تشحیذ ماہ اکتوبر ۱۹۱۰ء کا مضمون بامعان نظر دیکھے اسمیں قطعاً اس رؤیا کا ذکر نہیں۔ جو راجہ منظور الٰہی صاحب نے نقل کی۔ یہ بات ایسی یقینی ہے۔ کہ خود معترض کو بھی اقرار کرنا پڑا ہے۔ کہ "جناب میاں صاحب نے اس مضمون میں یہ لکھا نہیں" بس میں نہیں سمجھتا کہ خلیفہ برحق پر یہ افتراء ناروا کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ ہاں اگر راجہ صاحب کو یہ دعویٰ ہے کہ سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح (ثانی) نے اس رؤیا کا مصداق حضرت خلیفۂ اول کو بتایا ہے۔ تو وہ مدمقابل بن کر سامنے آئیں۔ اور ثبوت دیں اس رؤیا کے متعلق تو صاف لکھا ہے۔ کہ حضور نے کسی کا نام باوجود دریافت کیا جانے کے نہیں بتلایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح جس رؤیا کا ذکر فرماتے ہیں۔ اس کے الفاظ تو یہ ہیں کہ رؤیا میں دیکھا۔ مولوی نور الدین صاحب گھوڑے پر سے گرتے ہیں۔ پس یہ خواب تو کوئی اور خواب ہے۔ جو کسی کتاب یا اخبار میں نہیں چھپی ہاں لوگوں کی زبان پر شائع تھی۔ اور اسی بنا پر "نشان آسمانی" مضمون لکھا گیا۔ سب سے پہلے اس رؤیا کا ذکر حضرت خلیفۂ اول کی زبانِ مبارک پر آیا تھا۔ (اکمل)

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام میں کوئی نیا فرقہ بنایا؟

جہاں تک غور کیا گیا ہے۔ سلسلہ احمدیہ کے مخالف تین قسم کے لوگ نظر آتے ہیں۔ اول وہ علماء جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث علماءھم شر من تحت ادیم السماء کے مصداق ہو چکے ہیں۔ دوسرا وہ طبقہ جو ان علماء کے زیر اثر ہے۔ اور اپنی دینی ذمہ واری کا بار ان جنت کے ٹھیکیداروں کی گردن پر رکھ کر خود کو مستغنی عن التحقیق سمجھتا ہے۔ تیسرا وہ گروہ ہے۔ جو مغربی تعلیم کے زیر اثر ہونے سے آزادی کا دم بھرتے بھرتے مذہب کو صرف سوسائٹی میں آرام سے رہنے کا ذریعہ سمجھنے لگا ہے۔ اسے یہ مطلب نہیں کہ مسلمان کیسے ہوں۔ وہ فقط نام کے ساتھ لفظ اسلام دیکھنا چاہتا ہے۔ اور اس کی نظر محض مسلمانوں کی تعداد ہی تک محدود ہے اس آخر الذکر طبقہ کی طرف سے دوران تبادلۂ خیالات میں عموماً یہ اعتراض پیش کیا جاتا ہے۔ کہ "اسلام فرقہ بندی سے روکتا ہے۔ ضرورت تھی کہ شیرازہ قومی مضبوط کیا جاتا۔ مگر مرزا صاحب نے ایک علیحدہ فرقہ بنا کر اس شیرازہ کو اور منتشر کر دیا ہے" لوگوں کو یہ اعتراض بادی النظر میں وزنی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ بعثت انبیاء کی اصلی غرض اور ان کی قائم کردہ جماعت کی حقیقی طاقت سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ وہ شعبدہ بازوں کے درخت کی طرح آج ہی تخم سے پورا ملمع وار درخت دیکھنے کے شائق ہوتے ہیں۔ مگر قطع نظر اس کے کہ ان کی یہ لغو امید نہ کبھی بر آئی۔ اور نہ اب بر آسکتی ہے۔ الخ مذکورہ اعتراض بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قطعاً وارد نہیں ہوتا۔ ہم خود مانتے ہیں۔ کہ بے شک اسلام نے فرقہ بندی سے منع کیا ہے۔ اور ہمارے مہدی مسعود نے بھی کوئی نیا فرقہ نہیں بنایا۔ بلکہ آپ نے اس کاریگر کی طرح جو برباد شدہ جہاز کو دوبارہ تیار کرنے کے لئے اس کے تختے اکٹھے کر رہا ہو۔ اسلام کے ان متفرق تختوں کو جمع کیا۔ تا پاک و صاف کر کے پھر ان سے وہ عالی شان جہاز مرتب کیا جاسکے۔ جو آج سے تیرہ سو برس قبل دنیا کے سب سے بڑے انسان کے ہاتھوں تیار ہوا تھا۔ مگر جس کا شیرازہ بعد میں آنے والے ناخداؤں کی وجہ سے بکھر چکا تھا۔ پس ان متفرق تختوں کے اے محزونو! اس اپنے بڑے ہمدرد مسیحا صفت انسان کا جسے غیبی فرشتہ کی طرح تمہاری امداد اور اسلام کی نصرت کے لئے خدا نے عین ضرورت پر تم میں نازل کیا۔ انکار نہ کرو۔ کیونکہ اسلام کے قرب میں امن ہے۔ اور اس سے علیحدہ رہ کر اگر آج بچ گئے تو وہ دن دور نہیں کہ جب تم کسی سخت طلاطم کی بھینٹ چڑھ جاؤ۔

غور کرو کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ اس مامور زمانہ حضرت مسیح موعود کے نزول کے قبل ہی مسلمان مختلف فرقوں میں بٹ چکے تھے اور اسلام کی حبل المتین کو اتنے تاروں میں منقسم کر لیا تھا جتنا کہ خود ان کا شمار۔ پس تم اپنی نظروں کو ظاہر بینی سے ہٹا کر سوچو تا تم پر حقیقت کھلے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود تفرقہ انداز نہیں۔ بلکہ وہ اسی لئے آیا۔ جس کے تم متمنی ہو یقیناً یقیناً اس کی بعثت محض اسی لئے ہوئی کہ وہ تمہاری نسلی اور مذہبی تفریق دور کرے۔ اور تمہیں حقیقی اخوت اسلام کی مضبوط رسی میں جکڑ دے۔ کاش! تم تہ پر نظر ڈالتے۔ اور بغض کے دھوکے میں نہ آتے۔ تا تم کو معلوم ہو جاتا کہ آج تک کس طرح سینکڑوں سعید ارواح تمہارے مختلف فرقوں سے نکل نکل کر اسلام کے حصن حصین میں پناہ گزین ہو چکی ہیں۔ اور فضل الٰہی آئے دن

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول

رعیہ مقام نارووال

سنت رام ولد گنیش داس قوم اروڑہ ساکن ہلوال تحصیل رعیہ مدعی

بنام

دینا ولد ماہی قوم جٹ ساکن کوٹلی جھنگ حال پسیانوالہ تحصیل رعیہ مدعا علیہ و بھگت رام و رام چند پسران گنیش داس قوم اروڑہ ساکنان ہلوال تحصیل رعیہ مدعا علیہم۔

دعویٰ پانچسو روپیہ بروئے تمسک

بنام دینا ولد ماہی قوم جٹ ساکن حال پسیانوالہ تحصیل رعیہ مدعا علیہ۔

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۴ اپریل ۲۲ء کو حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی مقدمہ کرو۔ ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ [illegible] جاوے گی۔ آج بتاریخ ۸ ماہ مارچ ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول

رعیہ مقام نارووال

مہنگا مل معروف مہنگا شاہ ولد مولا مل قوم اروڑہ ساکن کالی جھنگ تحصیل رعیہ مدعی

بنام

خدا بخش ولد عمر بخش گم ولد محمد بخش قوم جٹ ساکنان چندر کے منگولہ تحصیل رعیہ مدعا علیہم

دعویٰ ۱۹۰ روپیہ بروئے تمسک

بنام خدا بخش ولد عمر بخش قوم جٹ ساکن چندر کے منگولہ تحصیل رعیہ مدعا علیہ

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۲ء کو حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ آج بتاریخ ۸ ماہ مارچ ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

پیٹ کی جھاڑو ۲۱/۴۴

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بیحد مفید ہے۔ آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوئنزا میں جس مریض کو استعمال کرایا۔ شفایاب ہوا۔ اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے قیمت گولیانی سیکڑہ [illegible]

المشتہر۔ سید عبدالعزیز ہوٹل قادیان پنجاب

آٹا پیسنے کی چکی

یا لوہے کا خراس ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہر قسم رس نکالنے والے جس سے شکر گڑ تیار کیا جاتا ہے کارخانہ میں تیار رہتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام عمدہ مصفا ہر قسم تیار کیا جاتا ہے۔ نرخ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔ مستریان غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری بٹالہ (گورداسپور)

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۲۸/۴۸

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اشتہار میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب کا بنا ہوا ہے۔ آپ نے سرمہ کے متعلق فرمایا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند جالا پھولا۔ پڑبال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند گکروں کیلئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں۔ آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو۔ نظر بڑھانے کیلئے بہت مفید ہے۔ اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ اصلی ممیرا جس کی قیمت ۱۰ روپیہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ خاصکر جس کی آنکھیں گرمی کی موسم میں دکھتی ہوں۔ ان کیلئے بہت مفید و مجرب ہے ترکیب استعمال۔ صبح و شام دو وقت سلائی ڈالا کریں۔ آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہو تو سرمہ واپس کر کے قیمت واپس کرالیں۔

شہید مرحوم صاحبزادہ عبداللطیف کے حالات حصہ اول و دوم ۷ محصولڈاک ار کل ۸ ر کے ٹکٹ بھجوا دیں۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا، نافع صرع، مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلسل البول و سیلان منی دیو ست دورو مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ قسم دوم ۸ر فی تولہ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری باداسی سیاہ۔ اور سفید ماشی۔ ریشمی اور سوتی لشری صافے اور باداسی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

ہندوستان کی خبریں

مسٹر گاندھی کی گرفتاری بمبئی ۱۱ مارچ۔ مسٹر گاندھی کل شام احمد آباد میں گرفتار کر لئے گئے۔

کرپان اور تلوار کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کا اعلان گورنمنٹ پنجاب نے ایک تازہ ترین اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ پچھلے آٹھ ماہ سے کسی سکھ کو تلوار یا کرپان رکھنے پر گرفتار نہیں کیا گیا۔ مگر چونکہ اس معاملہ میں لوگوں کو شک وشبہ ہے۔ کہ سکھ کن حالات میں مندرجہ بالا اسلحہ رکھ سکتے ہیں اس لئے گورنمنٹ واضح کرتی ہے۔ کہ اسلحہ اگر مندرجہ ذیل صورتوں میں ننگے رکھے جائینگے۔ (الف) بجز خالص مذہبی تقریب کے (ب) پہلو میں لگانے کے علاوہ۔ (ج) فوجی وضع سے کوچ کرتے ہوئے (د) جبر کی نمائش کے لئے۔ تو ان کو اسلحہ کے طور پر دفعہ ۳۵ ضابطہ فوجداری کے معنوں میں ضبط کر لیا جائیگا۔ گورنمنٹ کا ارادہ نہیں ہے۔ کہ سکھوں کی کرپانوں یا تلواروں کے معاملے میں جو مندرجہ بالا صورت نہ رکھتی ہوں۔ مداخلت کی جائے۔

پنجاب کے بعض اضلاع سے قانون ضابطہ فوجداری کی تنسیخ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ نومبر میں جو نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا تھا۔ اور جس کے تحت زیر قانون ترمیم ضابطہ فوجداری تمام پنجاب میں کانگرس، خلافت اور قومی رضاکاروں کی جماعتیں خلاف قانون مجمع قرار دی گئی تھیں۔ گورنر با جلاس کونسل نے حسب ذیل اضلاع میں اس اعلان کے اطلاق کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اٹک۔ میانوالی۔ جہلم۔ گجرات۔ کانگڑہ۔ ڈیرہ غازی خاں۔ مظفرگڈھ۔ جھنگ۔ منٹگمری اور شملہ

اگر دیگر اضلاع کے رضاکاروں کے رویہ نے اس فعل کو درست ثابت کیا تو تجویز ہے۔ کہ دیگر اضلاع میں بھی وقتاً فوقتاً ایسی کارروائی کی جائے گی۔

اسمبلی میں علی برادران کی رہائی کا ریزولیوشن دہلی ۹ مارچ لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں قابل ذکر بات سر ولیم ونسنٹ کا وہ بیان تھا جو انہوں نے مسٹر شمنا داس کے اس ریزولیوشن کی مخالفت میں دیا جس میں وائسرائے سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ شاہی رعایت کے طور پر علی برادران کو رہا کر دیا جائے۔ ہوم ممبر نے اس امر کے ثابت کرنے میں پورا زور صرف کر دیا۔ کہ ۱۹۱۱ء سے دونوں بھائی برطانی حکومت کے مخالف چلے آتے ہیں۔ جب سے وہ نظربندی سے رہا ہوئے ہیں۔ وہ برابر تشدد کی مہم سر انجام دیتے رہے ہیں۔ فوجوں کے ورغلانے کا انہوں نے جو جرم کیا ہے۔ اس کی نوعیت اور ان کے سابقہ چال چلن نے انہیں اس قابل بنا دیا ہے۔ کہ رحم کے لئے ان کی نسبت غور ہی نہ کیا جائے۔ جب سفر نے دوران جنگ میں علی برادران کے غدارانہ رویہ۔ تحریک ہجرت کے ہولناک نتائج۔ فسادات موپلا۔ غریب نادان مسلمانوں سے روپیہ حاصل کر کے لندن اور پیرس میں برباد کرنے اور کوئی حساب نہ دینے کا خیال ظاہر کیا۔ تو اس نے ان لوگوں کی فاش غلطی پر جو علی برادران کو اپنا لیڈر سمجھ رہے ہیں۔ اور اس ممبر کی بے باکی پر اظہار تعجب کیا۔ جس نے ایسے آدمیوں کی رہائی کے متعلق جو اپنے ملک اور اپنے بادشاہ کے غدار ثابت ہو چکے ہیں۔ اسمبلی جیسے فہیم آدمیوں کے مجمع میں ریزولیوشن پیش کیا (پرزور نعرہ) اگرچہ ریزولیوشن کی پہلے بعض مسلمانوں نے تائید کی تھی۔ مگر ہوم ممبر کی تقریر کے بعد ایک نے بھی اس کے حق میں ووٹ نہ دیا اور ریزولیوشن بالاتفاق گر گیا۔

اکالیوں کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کا اعلان گورنمنٹ پنجاب کا ایک تازہ اعلان مظہر ہے۔ کہ گذشتہ چند ماہ سے ایسے لوگوں کی جماعتیں جو اپنے آپ کو اکالی کہتے ہیں۔ وسط پنجاب کے امن عامہ میں خلل انداز ہو رہی ہیں۔ یہ لوگ گاہ بگاہ فوجی صورت اختیار کر کے نقل وحرکت کرتے ہیں۔ اور اکثر برہنہ ہتھیار بھی ساتھ رکھتے ہیں۔ بعض حالتوں میں انہوں نے تلواریں برہنہ کر کے مسافروں کو دھمکایا ہے۔ کئی بار وہ بڑی بڑی جماعتوں میں کرایہ دئے بغیر ریلوں میں سفر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہی ہیں۔ جنہوں نے مقامی حکام کو دھمکایا۔ اور رخصتی سپاہیوں کو یہ کہہ کر ڈرایا ہے۔ کہ اگر تم فوج کی نوکری نہ چھوڑ دو گے تو تمہاری عورتوں کو تنگ کریں گے بعض نے مقدمات کی سماعت کے دوران میں مجسٹریٹوں کے کام میں دخل اندازی کی ہے۔ اور بعض انقلابی رنگت کی پرجوش تقریر کرتے ہوئے۔ یہ کہتے رہے ہیں کہ پنجاب کا راج ہمارا ہے۔ اور ہم تو صرف حکم کے منتظر ہیں۔ جس وقت حکم ملا۔ قانون کو تہ وبالا کر دینگے۔

گورنمنٹ نے ان تحریکوں کو روکنے کے لئے بعض ملزموں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور جب تک لوگوں کو تنگ کرنے اور خلاف ورزی قانون کا عمل جاری رہیگا۔ اس وقت تک گورنمنٹ انسدادی تدابیر عمل میں لاتی رہے گی۔ بلکہ اگر ضرورت ہوئی تو سختی سے کام لیا جائیگا۔ لیکن اس قسم کی پولیٹیکل تحریکوں کو دبانے کی کوشش کرتے ہوئے گورنمنٹ تمام پابند قانون سکھوں کو یقین دلاتی ہے۔ کہ سکھ قوم سے اس کی ہمدردی بدستور ہے۔ اور اس امن شکن جماعت کے افعال بد کی وجہ سے سکھ مذہب کی نسبت گورنمنٹ کے رویہ میں کسی طرح کا فرق نہیں آیا۔ عدالت دیوانی سے اس قسم کے احکام حاصل ہو چکے ہیں۔ جن کے مطابق دربار صاحب سے گورنمنٹ کا تعلق منقطع ہو چکا ہے۔ اور اب اس کا انتظام سکھوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس کے علاوہ عنقریب ایک ایسا قانون پاس کیا جائیگا جس کے رو سے گوردواروں کی اطمینان بخش اصلاح ہو جائے گی۔

حیدرآباد کے ڈائرکٹر تعلیم جاپان کو حیدرآباد دکن ۷ مارچ حضور نظام کے حکم سے مسٹر سید راس مسعود ڈائرکٹر تعلیمات ۸ مارچ کو حیدرآباد سے جاپان جا رہے ہیں ان کے اس سفر کا مقصد یہ ہے کہ وہاں کی طرز تعلیم پر نظر غور مطالعہ کریں۔

ممالکِ غیر کی خبریں

وزیرِ ہند مستعفی ہوگئے

لنڈن ۹ مارچ۔ حکومت ہند کے مراسلہ سے جو سیاسی سنسنی پیدا ہوئی ہے۔ اُسے دفتر خارجہ کے عین نیچے ایک کان کے دھماکے کا مترادف قرار دیا جاتا ہے۔ دفتر خارجہ کو اسوقت ایک نہایت ہی نازک مسئلہ درپیش ہے۔ کہ مشرق قریب کے متنازعہ فیصلہ کے بارے میں فرانس کو اٹلی اور انگلستان کے ہم خیال بنائے۔ اور اس سے اتحادِ ترکی کی علیحدہ پالیسی ترک کرائے۔ لارڈ کرزن کو بہت تاخیر کے بعد پیرس میں جلسہ کا انتظام کرنے میں ابھی کامیابی ہی ہوئی تھی۔ کہ حکومت ہند کا مراسلہ پہنچ گیا۔ جسمیں برطانیہ عظمیٰ سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی پالیسی دفتر خارجہ کے خیال کے بالکل خلاف ترتیب دے۔ دوسری جانب معلوم ہوتا ہے دفتر ہند کو حکومت ہند کی عرضداشت کی پوری پوری توقع تھی۔ وہاں سے جونہی کہ مراسلہ پہنچا۔ اس کی اشاعت نے حیرت پیدا کردی۔ مراسلہ کی اشاعت کے بعد ممبران پارلیمنٹ کامل مصدقہ بیان کا بار بار مطالبہ کررہے ہیں۔ جو غالباً آج پیش کیا جائیگا۔ اور اُمید کی جاتی ہے۔ کہ مسٹر مانٹیگو اس بارے میں بیان دینگے

لنڈن ۹ مارچ۔ مسٹر مانٹیگو کا استعفیٰ منظور کرلیا گیا ہے ؛

یونانی جنگ شروع ہوگئی

لنڈن ۸ مارچ۔ ایک اطالوی نیم سرکاری اعلان کے مطابق ایشیائے کوچک میں جنگ شروع ہوگئی ہے اعلان مذکور مظہر ہے۔ کہ عسکی شہر کے محاذ کی ایک چوٹی پر یونانیوں نے حملہ کیا۔ جسمیں پانچ گھنٹہ تک جنگ ہوئی۔ بیس ۲۰ گرد مارے گئے۔ محاذ افیون کارا حصار پر رسالہ کی ایک جنگ ہوئی۔ جس میں چھ ترک ہلاک ہوئے

مصری جلاوطن اور پارلیمنٹ

لنڈن ۸ مارچ۔ دیوان عام میں سوال کے جواب میں مسٹر ہارمزورتھ نے کہا کہ گورنر سیلس سے کہا گیا ہے۔ کہ اس بات کو ذہن نشین رکھے۔ کہ مصری جلاوطن اعلیٰ پایہ کے آدمی ہیں۔ اور کہ زاغلول کی صحت خراب ہے۔ ان لوگوں کو آرام دہ کمروں میں رکھا جائے۔

ہسپانیہ کا اعلان جنگ

میڈرڈ کا برقی پیام مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ ہسپانیہ عنقریب ایک اعلان جنگ قبائل رلیف و مراکش کے سرداروں کے نام روانہ کرنیوالی ہے۔ جسمیں ہسپانی اسیران جنگ کی رہائی کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اگر ریفیوں نے اسیرانِ جنگ کی واپسی سے انکار کیا۔ اور تاوان نامنظور کیا۔ جو ۲۵ لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔ تو ہسپانیوں کی طرف سے ضلع رلیف کے مواضعات اور قصبات پر گولہ باری کی جائیگی ؛

دس لاکھ آدمیوں کی ہڑتال کا خطرہ

لنڈن ۷ مارچ۔ جہاز سازی اور انجنیری کی صنعتوں میں کاریگروں کی اُجرتوں کی تخفیف کے مسئلہ نے نازک صورت اختیار کرلی ہے۔ مصالحت کی تمام راہیں مسدود ہوگئی ہیں۔ خوف کیا جاتا ہے۔ کہ دس لاکھ آدمی ہڑتال کردینگے۔ اگر ۱۸ لاکھ آدمی بیکار ہوگئے۔ تو صنعتی حلقہ کی تباہی مکمل ہوجائیگی ؛

بلفاسٹ میں لڑائی

بلفاسٹ میں السٹر کی سرحد پر جھڑپیں جاری ہیں۔ ملرک ابھی تک باغیوں کے قبضہ میں ہے۔ لیکن ایک امدادی فوج روانہ کردی گئی ہے۔ جمہوری فوج ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ اور مسٹر گرفتھ بظاہر بے بس ہے۔ آئرلینڈ کی عام حالت آگے سے زیادہ اضطراب انگیز ہے۔

مسٹر مانٹیگو کا خط وزیر اعظم کے نام

لنڈن ۱۰ مارچ۔ مسٹر مانٹیگو کے استعفا کے بارہ میں مسٹر مانٹیگو اور مسٹر لائڈ جارج میں جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ وہ شائع ہوگئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسٹر مانٹیگو نے معاہدہ ترکی کے متعلق حکومت کی تار معہ درخواست اشاعت گذشتہ ہفتہ میں تمام اراکین کابینہ کے پاس بھیجدی۔ جسپر بظاہر کوئی کارروائی نہیں کیگئی۔ جب ۴ تاریخ کو ایک تاکیدی برقی پیام حکومت ہند کی طرف سے موصول ہوا۔ تو انھوں نے اشاعت کی اجازت دیدی۔ کیونکہ انھوں نے خیال کیا کہ کابینہ کا اجلاس جلد نہیں ہوگا۔ اور اس مراسلت میں اس سے زیادہ اور کوئی غیر معمولی بات نظر بھی نہیں آئی جس کا ذکر بار بار حکومت ہند نے کیا ہے۔ اور جو ان کی نیابت میں صلح کانفرنس میں ظاہر کیا جاچکا ہے۔ مسٹر مانٹیگو لکھتے ہیں کہ صلح کانفرنس میں ہندوستان کو علیحدہ حق نمائندگی دیا گیا تھا۔ اور وہ معاہدہ سیورے میں ایک رکن بھی ہے۔ اسلئے یہ سوال خارج از بحث ہے۔ کہ ہندوستان کو اس معاملہ میں اپنی رائے ظاہر کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ جس کا اثر امن عامہ ہند پر پڑتا ہے ؛

مسٹر مانٹیگو اس بات کو بھی ممکن یا جائز نہیں سمجھتے کہ جس ملک پر حکومت ہند حکمرانی کررہی ہے اسکے باشندوں کو اس امر سے آگاہ نہ کیا جائے کہ اہل ملک کی طرف سے حکومت نے کن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ حکومت کا منشاء یہ ہے کہ ہندوستان کے نقطہ نگاہ پر کامل ترین غور کیا جائے اور وہ حکومت ہند اور حکومت صوبجات کی معاہدہ سیورے کے بارہ میں تائید کرنا اپنا فرض جانتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ جو کارروائی انھوں نے کی ہے۔ اسمیں وہ حق بجانب ہیں۔ اس خط کے خاتمہ پر مسٹر مانٹیگو نے اپنا یقینی اعتقاد ظاہر کیا ہے۔ ہندوستان میں انہیں جس پالیسی پر عمل کرنے کی اجازت دیگئی تھی۔ وہ انجام کار کامیاب ہوکر رہیگی۔

مسٹر لائڈ جارج کا جواب

اس خط کے جواب میں مسٹر لائڈ جارج نے لکھا کہ میں ملک معظم کو اطلاع دے رہا ہوں کہ آپکا استعفا منظور کرلیا جائے۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپنے جو روش اختیار کی ہے وہ اس فرض کا احساس ہے جو جمہور کی طرف سے آپ پر عاید ہوتا ہے۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں ہوسکتا کہ وائسرائے کے برقی پیغام کی اشاعت سے ایک ایسا سوال پیدا ہوگیا ہے۔ جس کی اہمیت ہندوستان کی سرحدوں سے یا آپکے منصب سے باہر تک پہنچی ہے۔ حکومت ہند نے شاہی حکومت کے دا

[illegible] پالیسی مقرر کرنے کی جو غیر معمولی کاروائی کی ہے۔ اس نے لنڈن کو غریق لجہ حیرت کردیا ہے کیونکہ اس سے تمام آئینی روایات کے سلسلہ میں رخنہ پڑ گیا ہے جو صرف ہندوستان کی نازک حالت سے مفہوم میں آسکتا ہے ؛

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہُوا۔)